

ضرب الامثال

ضرب المثل عربی زبان کی ترکیب ہے جس کے معنی مثال بیان کرنا ہے۔ اردو میں اس کے لیے کہاوت کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ ضرب المثل سے کسی واقعے، قصے یا کہانی کا احاطہ ہوتا ہے۔ گویا ضرب المثل سے مراد روزمرہ زندگی کے بارے میں کوئی ایسا جملہ، شعر یا مصرع ہے جو کسی خاص رویے، حقیقت یا اصول کو بیان کرے۔ روزمرہ اور محاورہ کے ساتھ ساتھ ضرب الامثال کا استعمال بھی تحریر کو مؤثر اور خوب صورت بناتا ہے۔ چند مشہور ضرب الامثال کا مفہوم اور ان کے محل استعمال کی مثالیں درج ذیل ہیں:

ضرب الامثال	مفہوم اور محل استعمال
آپ کھائے بلی بتائے	دوسروں کے سراپنا الزام تھوپ دینا۔
آدھا تیرا آدھا بیٹر	بے جوڑ اور بے ڈھنگا ہونا۔
آج مرے کل دوسرا دن	فانی زندگی ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں۔
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے چھٹکارا پانا اور دوسری میں پھنس جانا۔
آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے	عزت داروں کی برائی کرنے سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔
آم کے آم گھلیوں کے دام	جو چیز ہر طرح فائدہ مند ہو، اُس سے دوہرا فائدہ اٹھانا۔
آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل	کسی چیز کا آنکھ کے سامنے نہ ہونا اور پہاڑ کا بیچ میں آ جانا برابر ہے۔
آنکھ کا اندھا، گانٹھ کا پورا	مال دار بے وقوف جو اسراف سے کام لیتا ہے۔
آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ	عیب کے باوجود خوبی کا دعویٰ کرنا۔ (پنجابی کہاوت: اکھوں ائی، ناں چراغی بی)
آج کا کام کل پر نہ چھوڑو	جو کام آج ہو سکتا ہے اسے کل پر اٹھانہ رکھو۔
اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے	اپنے علاقے میں ہر کسی کی جرأت بڑھ جاتی ہے۔
اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ	ہر کوئی اپنے اپنے کام میں خوش رہتا ہے۔
اپنے نین گنوا کے درد راگی بھیک	اپنا مال و دولت برباد کر کے غیروں کے محتاج ہو گئے۔
اس برتے پر تپا پانی	اتنی کم حیثیت اور باتیں بڑی بڑی۔
اکیلا چنا کیا بھاڑ پھوڑے گا	تنہا شخص کچھ نہیں کر سکتا۔
اٹے بانس بریلی کو	اٹ کام کرنا۔
اندھا کیا جانے بسنت کی بہار	انجان شخص کسی اچھی چیز کی قدر و قیمت نہیں جان سکتا۔

اندھوں میں کاناراجا	بہت سے ناسمجھوں میں کسی کا تھوڑا سا سمجھ دار ہونا۔
دوسروں کو نصیحت خود میاں نصیحت	دوسروں کو عمل کی نصیحت کرنا اور خود بے عمل ہونا۔
اوکھلی میں سرد یا تو دھمکوں سے کیا ڈر	خود ہی مصیبت خریدی ہو تو مشکلات سے کیا گھبرانا۔
اونچی دکان پھیکا پکوان	چیز غیر معیاری مگر شہرت بہت۔
اونٹ کے منہ میں زیرہ	زیادہ ضرورت کے بدلے تھوڑی سی چیز دینا۔
ایک انار سو بیمار	چیز کم اور ضرورت مند زیادہ۔
ایک ایک دو گیارہ	دو آدمی مل کر کئی گنا زیادہ کام کر سکتے ہیں۔
ایک کرپلا دوسرا نیم چڑھا	برے شخص کے لیے مزید برائی کا سبب پیدا ہونا۔
باپ نہ مارے پدی، بیٹا تیر انداز	باپ تو بزدل تھا اور بیٹا بہادر بنا پھرتا ہے۔
بغل میں بچہ شہر میں ڈھندورا	کوئی چیز اپنے پاس ہو مگر اسے ادھر ادھر تلاش کرتے پھریں۔
بحشوبی بلی چوہا لٹو وراہی بھلا	برائی کی نیت سے کسی کو بھلائی کے لیے پکارا جائے تو یہ کہاوت بولتے ہیں۔
بغل میں چھری منہ میں رام رام	ظاہر میں اچھا مگر باطن میں بُرا۔
بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی	برا شخص اپنی برائی کی سزا کسی نہ کسی دن ضرور پاتا ہے۔
بلی کے خواب میں چھچھڑے	آدمی کو جس چیز سے زیادہ محبت ہوتی ہے، وہ اسی کا ہر وقت ذکر کرتا ہے۔
بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا	خوش قسمتی سے کوئی چیز ہاتھ آجانا۔
بندر کیا جانے ادھرک کا سواد	معمولی شخص اعلیٰ درجے کی چیز کی حقیقت نہیں جان سکتا۔
بوڑھی گھوڑی لال لگام	بڑھاپے میں بھی نوجوانی دکھانے کے طریقے اپنانا۔
بیکار سے بیگار بھلی	فارغ رہنے سے بغیر اجرت کے کام کرنا اچھا۔
بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی	کچھ ہاتھ نہ آنے سے جو کچھ بھی ہاتھ آجائے، وہ غنیمت ہے۔
بھینس کے آگے بین بجانا	نادان کو دانائی نہیں سکھائی جاسکتی۔
پانچوں انگلیاں گھی میں اور سر کڑا ہی میں	ہر طرح مزہ ہے، سب کچھ ہاتھ میں ہے۔
پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل	نا قابل شخص کا قابل بنے پھرنا۔
پنچ کہیں بلی تو بلی ہی سہی	بڑے آدمی کی بات کو بغیر بحث کیے مان لینا چاہیے۔

تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی	کوئی کام یک طرفہ نہیں ہو سکتا۔
تو ڈال ڈال نیکس پات پات	میں تجھ سے بھی زیادہ ہوشیار ہوں۔
تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو	معاملے کو سوچ سمجھ کر دیکھنا اور اس کے نتیجے کا انتظار کرنا۔
تھو تھا چٹا بنا بے گھنا	پاس کچھ بھی نہ ہونا اور باتیں بڑی بڑی کرنا۔
ٹاٹ کا لنگوٹا نواب سے یاری	کسی مفلس کا دولت مند سے میل ملاپ۔
ٹٹو کو ٹڑا تازی کو اشارہ	نادان سختی سے اور عقل مند اشارے سے بات کو سمجھتا ہے۔
جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے	کارکردگی وہ ہے جو سر عام دکھائی دے۔
جب تک سانس تب تک آس	امید زندگی کے ساتھ وابستہ ہے۔
جتنے منہ اتنی باتیں	ہر شخص کی اپنی اپنی رائے ہوتی ہے۔
جس کا کام اسی کو سا بے، دو جا کرے تو ٹھیک گا بے	ہر کوئی اپنے کام کا ماہر ہوتا ہے۔
جس کا یار کو تو ال اسے ڈر کا ہے کا	بڑی شخصیات سے تعلق رکھنے والے کو کسی کا ڈر نہیں۔
جس کی لاٹھی اُس کی بھینس	زور آور اور طاقت ور جیت جاتا ہے۔
جو گر جتے ہیں وہ برستے نہیں	زیادہ باتیں کرنے والے کام کم کرتے ہیں۔
جیسا دیس ویسا بھیس	جہاں رہیں وہاں کے طور طریقے اپنائیں۔
جیسا راجا ویسی پر جا	جیسا حکمران ویسی رعایا۔
جیسی روح ویسے فرشتے	جیسے عوام ویسے حکمران۔
جیسی کرنی ویسی بھرنی	جیسا کام کیا جائے اس کے مطابق نتیجہ نکلتا ہے۔
چادر دیکھ کے پاؤں پھیلاؤ	ذرائع آمدن کے مطابق خرچ کرو۔
چراغ سے چراغ جلتا ہے	فیض رساں آدمی سے دوسروں کو بھی فیض پہنچتا ہے۔
چراغ تلے اندھیرا	اس موقع پر مستعمل ہے جہاں فائدے کی بات سے قریب تر لوگ محروم رہیں۔
چمڑی جائے پردمڑی نہ جائے	کنجوس آدمی جسمانی تکلیف برداشت کر لیتا ہے مگر پیسا خرچ نہیں کرتا۔
چور کی داڑھی میں تنکا	چور یا قصور وار کی نشانی ظاہر ہو جاتی ہے۔
چھوٹا منہ بڑی بات	اپنی حیثیت سے بڑھ کر بات کرنا۔

چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں	فضول خرچ کے پاس مال نہیں رہتا۔
حکم حاکم مرگِ مفاجات	بادشاہ کے حکم اور موت کو ٹالنا نہیں جاسکتا۔
حلوائی کی دکان اور داداجی کی فاتحہ	مالِ مفت دلِ بے رحم، کسی کے مال کو مفت کا مال سمجھ کر بے دریغ خرچ کرنا۔
خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں	عذاب الہی اچانک آتا ہے۔
خدا گنج کو ناخن نہ دے	کم ظرف کو اختیار نہیں ملنا چاہیے۔
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے	صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ (خصوصاً بری صحبت کا)
دریا میں رہنا اور مگر مجھ سے بیر	اپنے افسرِ اعلیٰ سے بگاڑ رکھنا۔
دکھ اٹھائے بی فاختہ، کوٹا انڈے کھائے	مصیبت کوئی اٹھائے اور فائدہ کوئی اور حاصل کرے۔
دمڑی کی بڑھیا کا سرمندائی	چیز کی قیمت بہت کم اور اس پہ لاگت زیادہ۔
دودھ کا جلا چھا چھ بھی پھونک کر پیتا ہے	جس شخص نے زیادہ نقصان اٹھایا ہو وہ بہت محتاط ہو جاتا ہے۔
دودھ کا دودھ پانی کا پانی	کسی چیز کی حقیقت سامنے آنا۔
دودھ کی مکھی، کس نے چکھی	کوئی شخص خراب چیز استعمال نہیں کرتا۔
دور کے ڈھول سہانے	جب تک کسی سے واسطہ نہیں پڑتا، ہر شخص اچھا معلوم ہوتا ہے۔
دو ملاؤں میں مرغی حرام	دو ہم پیشہ آدمی ایک کام کرنے لگیں تو اکثر خرابی پیدا ہوتی ہے۔
دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا	جس شخص کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو۔
ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	مصیبت میں تھوڑی سی مدد کو بھی غنیمت سمجھنا۔
ڈھاک کے وہی تین پات	ہر حالت میں نتیجہ ایک ہی ہونا۔
رام رام چپنا، پرایا مال اپنا	ایمان داری کا روپ دھار کر بے ایمانی کرنا۔
رسی جل گئی پر بل نہ گیا	پاس کچھ نہ رہا مگر اکڑ نہ چھوڑی۔
زبانِ خلق، نقارہٴ خدا	جوابات عام ہو جائے وہ عموماً سچی ہوتی ہے۔
زبردست کا ٹھیکہ سار پر	زبردست کم زور سے سب کچھ کر لیتا ہے۔
زمانہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے	وقت ایک جیسا نہیں رہتا، وقت کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ۔
سارا دھن جاتا دیکھیے تو آدھا دیکھیے بانٹ	اگر سب کچھ برباد ہو رہا ہو تو نصف ہی بچا لینا چاہیے۔

ساجھی کی ہنڈیا چورا ہے پر پھوٹی ہے	شراکت داری کے کاموں میں جھگڑا ضرور ہوتا ہے۔
ساج کو آئینہ نہیں	سچا آدمی ہمیشہ محفوظ رہتا ہے۔
سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے	کام بھی ہو جائے اور کسی کا نقصان بھی نہ ہو۔
ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سو جھتا ہے	ہر شخص اپنے حسبِ حال دوسروں کے حال کا اندازہ کرتا ہے۔
سداناؤ کاغذ کی بہتی نہیں	ظاہر داری، دھوکا یا فریب دیر تک نہیں چلتا۔
سرمنڈاتے ہی اولے پڑے	کام شروع کرتے ہی نقصان ہو گیا۔
سوئٹار کی، ایک لوہار کی	طاقت ور کی ایک ہی ضرب کم زور کی سوچوٹوں کے برابر ہوتی ہے۔
سودن چور کے ایک دن سادھ/شاہ کا	غلط آدمی کبھی نہ کبھی ضرور گرفت میں آتا ہے۔
کرسیو اتو کھامیوہ	خدمت کے بغیر پھل نہیں ملتا۔
خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے	اللہ خواہش کے مطابق عطا کر دیتا ہے۔
شنیدہ کے بودماندِ دیدہ	دیکھنے کو سننے پر فوقیت حاصل ہے۔
شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیئے ہیں	امن اور عدل و انصاف ہو تو کمزور کو طاقت ور کا خوف نہیں رہتا۔
شیر کا ایک ہی بھلا	بہادر بیٹا ایک بھی ہو تو کافی ہے۔
شیروں سے شیر ہی ہوتے ہیں	بہادر کی اولاد بہادر ہی ہوتی ہے۔
صبح کا بھولا شام کو گھر آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے	اگر آدمی غلطی کے بعد اسے محسوس کرے اور راہِ راست پر آجائے تو قابلِ معافی ہے۔
صبح کا پیالہ اکسیر کا نوالہ	صبح کے وقت کا کھانا ہوا بہت مفید ہوتا ہے۔
ضرورت ایجاد کی ماں ہے	ضرورت آدمی سے سب کچھ کرا لیتی ہے۔
طویل کی بلا بندر کے سر	قصور کسی کا اور سزا کسی اور کو۔
غور کا سر نیچا	مغرور شخص کو آخر ذلیل و رسوا ہونا پڑتا ہے۔
غریب کی جور و سب کی بھابی	غریب آدمی پر سب کا رعب چلتا ہے۔
فقیر کو کبل ہی دو شالہ ہے	غریب آدمی کو جو مل جائے وہی اس کے لیے کافی ہے۔
قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے	عقل مند کے گھر میں چھوٹے بھی عقل مند ہوتے ہیں۔
قبل از مرگ واویلا	مصیبت آنے سے پہلے ہی آہ و فریاد کرنا۔

قہرِ درویش، برجانِ درویش	فقیر کا غصہ خود فقیر ہی کی جان پہ اترتا ہے۔
کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے	نادان ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔
کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی	جھوٹ اور فریب ہمیشہ نہیں چل سکتا۔
کتے کو گھی ہضم نہیں ہوتا	کم ظرف سے مال ہضم نہیں ہوتا۔
کو اچلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا	دوسروں کی نقل کرنے والا اپنی خوبی بھول جاتا ہے۔
کونکوں کی دلالی میں منہ کالا	غلط کام انسان کے لیے بدنامی کا باعث ہوتے ہیں۔
کہیں کی اینٹ کہیں کا روٹا، بھان متی نے کنبہ جوڑا	بے میل رشتہ جتانے کے موقع پر بولتے ہیں۔
کیا پدی اور کیا پدی کا شور با	معمولی سے شخص کی بساط ہی کیا ہے۔
کھسینی بلی کھمبانو پچے	شرمندہ شخص اپنی شرمندگی دوسروں پر اتارتا ہے۔
گائے کو اپنے سینک بھاری نہیں ہوتے	اپنی اولاد کی پرورش بوجھ نہیں لگتی۔
گائے نہ بچھی، نیند آئے اچھی	پاس کچھ نہ ہو تو آدمی اطمینان سے سوتا ہے۔
گدھا کیا جانے زعفران کی بہار	نادان کسی چیز کی قدر نہیں جان سکتا۔
گدھا گھوڑا ایک بھاؤ	چھوٹے بڑے مرتبے والے سب برابر۔
گدھے پر کتا میں لادنا	بے وقوف کو علم سکھانا۔
گھر کا بھیدی لکا ڈھائے	رازدار آدمی بدنامی کا باعث ہو سکتا ہے۔
گھر کی مرغی دال برابر	اپنے گھر کی چیز کی قدر نہیں ہوتی۔
گڑکھائیں اور گُلگلوں سے پرہیز	بڑی برائی کی پروانہ کرنا اور چھوٹی سے بچنا۔
گندم نما جو فروش	بظاہر اچھا مگر باطن میں برا ہونا۔
گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے	قصور وار کے ساتھ بے قصور بھی مارے جاتے ہیں۔
لکڑی کے بل بندر یا ناچے	اپنے حمایتی کے آسرے پر اچھلنا
لکھے موسیٰ، پڑھے خدا / لکھے موسیٰ، پڑھے خود آ	ایسی تحریر جو کسی سے نہ پڑھی جاسکے۔
مدعی سست گواہ چست	دعویٰ دار تو غفلت کرے اور حمایتی کوشش کرے۔
مرے کو مارے شاہ مدار	غریب کے سب بدخواہ ہوتے ہیں۔

مُلا کی دوڑ مسجد تک	ہر شخص کی کوشش وہیں تک ہوتی ہے جہاں اس کی رسائی ہو۔
مجلسی میں آنا گلیلا	غریب آدمی کو نقصان پر نقصان ہوتا ہے۔
مینڈ کی کو بھی زکام ہوا	اپنی حیثیت سے بڑھ کر بڑھکیں مارنا۔
میں بھی رانی تو بھی رانی، پھر کون بھرے گا پانی	ہر کوئی برابری کا دعویٰ کرے تو کام کون کرے گا۔
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	اپنی بے ہنری اور کوتاہی کا الزام دوسرے کو دینا۔
نام بڑا، درشن چھوٹے	مشہوری زیادہ مگر اتنی کارکردگی نہیں۔
نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے	بہت شور و غل میں کمزور آدمی کی کب سنی جاتی ہے۔
نو نقد نہ تیرہ ادھار	ادھار کے تیرہ سے نقد کے نو اچھے ہیں۔
نہ رہے بانس نہ بجے بانسری	جھگڑے والی چیز ہی نہ رہے تو جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔
نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت	ضعیف آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔
نہ نومن تیل ہو گا نہ رادھانا چے گی	کسی کام کے لیے شرائط اتنی کڑی رکھنا جن کا پورا ہونا ناممکن ہو۔
نیکی کردار میں ڈال	احسان کر کے بھلا دینا چاہیے۔
ولی را ولی می شناسد	آدمی اپنے جیسے آدمی ہی کو پہچانتا ہے۔
ہاتھ نکلن کو آرسی کیا	جو بات ظاہر ہوا سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت۔
ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں	بڑے آدمی کے سب ماتحت ہوتے ہیں۔
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور	ظاہر اور باطن میں فرق ہوتا ہے۔
ہاتھی نکل گیا، دُم رہ گئی	سارا کام ہو گیا ہے بس معمولی کسر باقی ہے۔
ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں	اپنے آپ کو بلاوجہ بڑے لوگوں میں شمار کرنا۔
ہنوز دلی دور است	ابھی کام مکمل ہونے میں دیر ہے۔
ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات	لیاقت اور قابلیت کے آثار بہت پہلے نظر آ جاتے ہیں۔
یار زندہ صحبت باقی	زندگی رہی تو پھر ملاقات ہوگی۔
یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے	یہاں کی ہر بات ہی عجیب ہے۔
یہ منہ اور مسور کی دال	یہ شخص اس کام یا منصب کا مستحق نہیں ہے۔